اندراج نمبر: 8-331

مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ اگر ایک خاتون نے حج کی درخواست دی اور منظور نہ ہوئی، اور اگلے سال کی حج درخواست سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا، اب اس کی والدہ جو پہلے سے حج کیے ہوئے ہے، وہ حج بدل کرنا چاہتی ہے، پوچھنا یہ ہے کہ وہ اپنی فوت شدہ ساس کی طرف سے حج بدل کرے یا بیٹی کی طرف سے؟ یاد رہے کہ ساس نے فوت ہونے سے پہلے بیٹی کی طرح حج کے لیے درخواست نہیں دی تھی۔ بینوا توجروا۔

تنقیح:

کیا مذکورہ خاتون پر حج فرض تھا؟

اس عورت نے مرنے سے پہلے حج بدل کی وصیت کی تھی؟

مذکورہ خاتون نے ترکہ چھوڑا ہے؟

جواب: وصیت نہیں کی تھی، اور ترکہ بھی چھوڑا تھا اور حج بھی فرض تھا۔

معرفت: مفتی حمزہ صاحب، کراچی

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

اندراج نمبر: 8-331

(دو مرحوم رشتہ داروں میں سے پہلے کس کی طرف سے حج بدل کیا جائے؟)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

جواب سے پہلے بطور تمہید کے یہ بات سمجھ لیجئے کہ اگر کسی شخص پر حج فرض ہو اور وہ کسی وجہ سے حج ادا نہ کر سکے اور نہ ہی اس نے حج بدل کی وصیت کی ہو تو ورثاء کے ذمہ شرعاً یہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ اس کی طرف سے حج بدل کرائیں، تاہم اگر وارثوں میں سے کوئی وارث میت کی طرف سے اپنے مال سے حج بدل کرنا چاہے تو یہ بات شرعاً انتہائی پسندیدہ ہے، اور اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ یہ حج میت کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

یہ مسئلہ اس صورت میں ہے جبکہ کوئی شخص اپنے مال سے میت کی طرف سے حج بدل کرے، لیکن اگر کوئی شخص میت کے ترکے سے میت کی طرف سے حج بدل کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ:

۱- ورثاء میں سے کوئی وارث نابالغ نہ ہو اور تمام ورثاء راضی وخوشی مال متروکہ سے حج بدل کرنے کی اجازت دے دیں۔

۲- اور اگر بعض ورثاء بالغ ہوں اور بعض نابالغ ہوں تو اس صورت میں پہلے ترکہ تقسیم کرکے نابالغ ورثاء کا حصہ الگ کر لیا جائے، اس کے بعد بالغ ورثاء آپس کی رضامندی سے اپنے حصہ میں سے میت کی طرف سے حج بدل کر سکتے ہیں۔

اس تمہید کے بعد جواب یہ ہے کہ سائلہ خاتون جو بیٹی کی طرف سے حج بدل کرنا چاہتی ہیں اگر ان کی ساس پر حج فرض نہیں تھا تو اس صورت میں پہلے بیٹی کی طرف سے حج بدل کرنا ضروری ہے، تاکہ وہ جلد از جلد فرض سے سبکدوش ہو جائے۔

اور اگر مذکورہ خاتون کی ساس پر بھی اس کی بیٹی کی طرح حج فرض تھا، تب بھی پہلے اپنی بیٹی کی طرف سے حج بدل کرنا اولی ہے، کیونکہ بیٹی کا رشتہ ساس کے رشتے سے زیادہ قریبی ہے اور قریبی رشتہ

Scanned by CamScanner

لما جاء في «صحيح البخاري»:

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، قال: كان الفضل ردیف النبي صلى الله عليه وسلم، فجاءت امرأة من خثعم........ فقالت: إن فريضة الله أدركت أبي شيخا كبيرا لا يثبت على الراحلة، أفأحج عنه؟ قال: «نعم» وذلك في حجة الوداع.

(كتاب الحج :باب حج المرأة عن الرجل، ١٨/٣، ط: دار طوق النجاة)

وفيه أيضًا:

عن ابن عباس رضي الله عنهما، أن امرأة من جهينة، جاءت إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقالت: إن أمي نذرت أن تحج فلم تحج حتى ماتت، أفأحج عنها؟ قال: «نعم حجي عنها، أرأيت لو كان على أمك دين أكنت قاضية؟ اقضوا الله، فالله أحق بالوفاء».

((كتاب الحج :باب الحج والنذور..، ١٨/٣، ط: دار طوق النجاة)

وفي«سنن أبي داود»:

عن بهز بن حكيم، عن أبيه، عن جده، قال: قلت يا رسول الله: من أبر؟ " قال: أمك، ثم أمك، ثم أمك، ثم أباك، ثم الأقرب، فالأقرب ".

(كتاب الأدب، باب: في بر الوالدين، ٤/ ٣٣٥، ط: العصرية)

دار الإفتاء ١٦/٦٢٠

وفي«رد المحتار»:

ففي «مناسك السروجي»: لو مات رجل بعد وجوب الحج ولم يوص به، فحج رجل عنه أو حج عن أبيه أو أمه عن حجة الإسلام من غير وصية، قال أبو حنيفة: يجزيه إن شاء الله، وبعد الوصية يجزيه من غير المشيئة....... فلو حج عنه الوارث أو أجنبي يجزيه وتسقط عنه حجة الإسلام إن شاء الله تعالى؛ لأنه إيصال للثواب، وهو لا يختص بأحد من قريب أو بعيد. اهـ

Scanned by CamScanner

(كتاب الحج: باب الإحصار، ١٩/٤، ط: رشيديه)

و في «الدرالمختار»:

وكل من شركاء الملك أجنبي في الامتناع عن تصرف مضرة في مال صاحبه، لعدم تضمنها الوكالة، فصح له بيع حصته ولو من غيرشريكه بلاإذن،إلا في صورة الخلط.

وفي «الشامية»:

(إلا في صورة الخلط)والاختلاط فإنه لايجوز البيع من غير شريكه بلا إذن.

(كتاب الشركة، مطلب:الحق أن الدين يملك: ٤٦١/٦، ط:رشيدية)

وفي «الهداية»:

فشركة الأملاك العين يرثها رجلان ويشتريانها فلا يجوز لأحدهما أن يتصرف في نصيب الآخر إلا بإذنه وكل واحد منهما في نصيب صاحبه كالأجنبي.

(كتاب الشركة:٣٦١/٤، ط: البشرى)

وفي «بدائع الصنائع»:

فإن لم يوص به حتى مات، أثم بتفويته الفرض عن وقته مع إمكان الأداء في الجملة، فيأثم لكن يسقط عنه في حق أحكام الدنيا عندنا حتى لا يلزم الوارث الحج عنه من تركته؛ لأنه عبادة، والعبادات تسقط بموت من عليه، سواء كانت بدنية أو مالية في حق أحكام الدنيا عندنا.

(كتاب الحج:فصل: في بيان حكم فوات الحج عن العمر، ٢٩١/٣، ط: دار الكتب العلمية)

دار الإفتاء
١٦/٦٢٠

Scanned by CamScanner

وفيه أيضًا:

قرب القرابة يتقدم الأقرب على الأبعد، سواء كان في العصبات أو في غيرها على أصل أبي حنيفة.

(كتاب النكاح :فصل :في شرط التقدم، ٣/٣٧٨،ط :دارالكتب العلمية)

وفي «الاختيارلتعليل المختار»:

علة الاستحقاق القرب والعلية في الأقرب أكثر، فتقدم.

(كتاب الفرائض، فصل: في العصبات، ٥/٩٣، ط: دار الفكر)

والله تعالى أعلم بالصواب

رضوان أحمد

المتخصص في الإفتاء وعلوم الحديث

جامعة عثمان بن عفان

جامع مسجد مدنی، سیکٹر N،35/C ایریا، کورنگی نمبر ۱/۲ 3، کراچی

١٨/٨/١٤٣٩هـ = ٦/٥/٢٠١٨م

الجواب صحیح

مسیح اللہ عفی عنہ

۲۳/۸/۳۹ھ

Scanned by CamScanner